فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”جو شخص سنت سے متعلق چالیس احادیث محفوظ کر لے اور میری امت تک پہنچائے تو قیامت کے دن میں اس کا سفارشی اور گواہ بن جاؤں گا“

الجامع الكبير للسيوطي ؒ

كتابُ الأربعين

في فضائل القرآن الكريم

مرتّب

مولانا حماد احمد ترک

فقہ اکیڈمی

نام کتاب : كتاب الأربعين في فضائل القرآن الكريم

مؤلف : مولانا احماد احمد ترک

تعداد : ۱۱۰۰

سنِ اشاعت : رجب ۱۴۴۴ھ بہ مطابق فروری ۲۰۲۳ء

بارِ اشاعت : دوم

ناشر : شعبۂ تحقیق و تصنیف، فقہ اکیڈمی

ای میل : info@fiqhacademy.com

پتا

فقہ اکیڈمی

C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔ 0330-3474223

www.FiqhAcademy.com.pk 021-34613474

فہرست

عرضِ مولف ۴
مقدمہ ۸
فضيلة قراءة القرآن ۱۱
فضيلة قراءة السور والآيات المختلفة ۱۷
ما لا ينبغي لحامل القرآن ۲۷
قرآنِ کریم کی تلاوت کی فضیلت ۳۰
مختلف سورتوں اور آیات کی قراءت کی فضیلت ۳۷
وہ کام جو صاحبِ قرآن کے شایانِ شان نہیں ۵۰
اقبال اور قرآن ۵۳

عرضِ مولف

تمام تر تعریف اس ذاتِ بے ہمتا کی ہے جس نے مجھ ناکارہ کو یہ توفیق بخشی کہ میں چہل احادیث جمع کروں اور اس قطار میں شامل ہوسکوں جس کی شادابی کی دعا سبز گنبد سے نکلی۔ ہزار شمس و قمر نثار اس گنبد کی دمک پر جس نے خاکِ یثرب کا مرتبہ ہفت افلاک سے بڑھادیا:

خاکِ یثرب از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

یقیناً یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس اربعین کو مرتب کرنے کا سبب کیا تھا۔ سبب یہ تھا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "محاضراتِ حدیث" میں جہاں کتبِ احادیث کی انواع بیان کی ہیں وہیں "اربعین" اور "جز" کی وضاحت بھی فرمائی ہے، انھوں نے یہ ترغیب دی کہ صحیح اور سنن اور جامع مرتب کرنا تو بلاشبہہ محنت طلب کام ہے اور اس کے لیے بہت زیادہ استعداد درکار ہے، لیکن اربعین کی تالیف کا کام؛ علومِ دینیہ کا ایک طالبِ علم تھوڑی سی محنت اور اساتذہ کی رہنمائی سے

بہ آسانی انجام دے سکتا ہے۔

چنانچہ اسی لمحے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ارادہ کیا کہ کسی بھی موضوع پر چالیس احادیث جمع کروں گا اور ''اربعین'' ترتیب دوں گا۔ ''اربعین'' علمِ حدیث کی اصطلاح میں اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک موضوع یا مختلف موضوعات پر چالیس احادیث مع اسناد جمع کر دی جائیں۔ اس مبارک سلسلے کی بنیاد دراصل فرمانِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے، معجم ابنِ عساکر میں ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے میری امت کے لیے چالیس احادیث محفوظ کیں، میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا''۔

اس روایت کے متعدّد طرق ہیں لیکن ہر طریق پر بہت سے اعتراضات کیے جاتے ہیں اور ضعف کا حکم لگایا جاتا ہے، اس بارے میں حافظ ابنِ عساکر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''چالیس احادیث کے متعلق فضیلت والی حدیث حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم وغیرہ سے متعدّد اسانید کے ذریعے مروی ہے، مگر سب میں اعتراض ہے، اس میں سے کسی ایک کی بھی صحت ثابت نہیں، لیکن کثرتِ طرق اس حدیث کو تقویت بخشتی ہے اور ان میں سب سے بہتر و عمدہ طریق حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے، اگرچہ وہ بھی ضعیف ہے''۔ (فیض القدیر

شرح الجامع الصغير، عبد الرؤف بن تاج المناوي رحمه الله)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فضیلت کے حصول کے لیے محض چالیس احادیث یاد کرلینا کافی نہیں، امت میں ان کی اشاعت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ''اور جس نے (جمع شدہ احادیث کو) تخریج و اسناد کے ذریعے امتِ اسلامیہ تک نہیں پہنچایا، وہ اِس حدیث کے وعدے میں شامل نہیں ہوگا، اگرچہ اس نے چالیس احادیث کو زبانی یاد کرلیا ہو؛ کیوں کہ اس حدیث کی فضیلت کو پانے کا مدار؛ امت کو نفع پہنچانے پر ہے اور وہ محض یاد کرنے کی صورت میں پایا ہی نہیں گیا''۔ (فيض القدير شرح الجامع الصغير، عبد الرؤف بن تاج المناوي رحمه الله)

اس فضیلت کے حصول کے لیے بہت سی اربعین ترتیب دی گئیں جن میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین کو بہت مقبولیت ملی۔ بہرحال؛ جب یہ ارادہ ہوا کہ اربعین مرتب کی جائے تو سوال آن کھڑا ہوا کہ موضوع کیا ہو؟ اس موقعے پر میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہوں گا والدِ گرامی جناب حافظ نوید احمد ترک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جنھوں نے اپنی زندگی کا طویل عرصہ قرآن پڑھنے، پڑھانے اور تفاسیر کا مطالعہ کرنے میں صرف کردیا۔ وہ ہمیشہ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو قرآن سے جوڑے

رکھتے اور اپنے متعلقین کو بھی قرآنِ مجید سے جڑے رہنے کی ترغیب دیتے، یہ انہی کا فیض تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ذہن میں یہ بات ڈال دی فضائلِ قرآن پر مع ترجمہ چالیس احادیث جمع کی جائیں اور پھر استاذِ گرامی قبلہ حضرت مفتی اویس پاشا صاحب قرنی مدظلہ کی سرپرستی میں یہ کام مکمل ہوا۔

اس مجموعے میں جن روایات پر نمبر لگایا گیا ہے وہ اصل ہیں اور جن پر نقطہ لگایا گیا ہے وہ ایک ہی موضوع پر مختلف روایات کی نشاندہی کرتا ہے، یوں نمبر تو چالیس ہیں لیکن روایات زیادہ ہیں۔ پہلے حصے میں احادیث کا عربی متن ہے اور دوسرے حصے میں اردو ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ ترجمے کو عربی متن کے ساتھ نہ رکھنے میں یہ خیال کارفرما تھا کہ وہ احباب جو روایات حفظ کرنا چاہیں یا کسی درس گاہ میں طلبہ کو روایات حفظ کروائی جائیں تو انھیں آسانی ہو۔ اس وقت کتاب الاربعین کی دوسری اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں بہت سی تصحیحات کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور امت کے حق میں اسے نافع بنادیں۔ آمین

حماد احمد ترک

شعبۂ تحقیق و تصنیف، فقہ اکیڈمی

مقدمہ

انسان بشارتوں سے بشاشت پاتا اور ہشاش رہتا ہے۔ خالقِ کائنات نے ہماری اس ضرورت کو اس رافت ورحمت سے پورا کیا کہ رؤوف ورحیم کے لقب سے سرفراز کر کے جنابِ رسولِ اکرم ﷺ کو ہمارے لیے بشیر بنا بھیجا: صلّوا علیه وسلّموا تسلیمًا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بشارتوں کا محتاج پا کر کچھ اعمال کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی جن کے کرنے سے ہم آپ ﷺ کی بشارتوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔ ان مبارک اعمال میں سے ایک خاص عمل حِفظ و حفاظتِ حدیثِ پاک ہے۔ اسے ہم نے خاص اس لیے کہا کہ اس کا تعلق آپ ﷺ کے افعال واقوال کے ساتھ ہے گویا اس کا براہِ راست تعلق آپ کی ذاتِ مہتاب کے ساتھ ہے۔ اسی لیے علمائے مصطلح الحدیث نے علمِ حدیث کا موضوع "ذاتِ رسول" علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیا ہے۔ حفاظتِ حدیث کا ایک درجہ یہ بھی ہے کہ انسان چالیس احادیث، سینے یا سفینے (کاغذ و قرطاس) میں محفوظ کر کے امتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تک پہنچا دے۔ عزیزم حماد احمد ترک نے یہ راستہ اختیار کیا اور خوب کیا۔ ایک ہی کام میں سلوک وقربِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی

کئی منزلیں طے کرلیں۔ ایک تعلق تو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے بنالیا اور دوسرے یہ کہ عوام الناس کی تعلیم و تربیت کا موقع بھی پیدا کرلیا۔ اور ایک تیسری درمیانی چیز بھی ہے، جو واسطہ ہے ذاتِ رسول اور امتِ رسول ﷺ کے درمیان، جو ملاتی ہے امت کو رسول ﷺ سے یعنی اسلافِ امت؛ کہ جن کے واسطے ہمارا سلسلہ، سنتِ رسول اور ذاتِ رسول سے جڑتا ہے۔ سو اس فعلِ مبارک سے جناب حماد ترک سلّمہ نے اسلافِ امت سے بھی اپنی نسبت قائم کرتے ہوئے ان کی پیروی کرلی۔ یہاں ہمیں بے ساختہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یاد آتے ہیں جو انھوں نے اپنی اربعین کے مقدمے میں لکھے: وقد استخرت الله تعالى في جمع أربعين حديثًا اقتداء بهؤلاء الأئمة الأعلام وحفاظ الإسلام. "میں نے چالیس احادیث جمع کرنے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور یہ ان ائمۂ عالی شان اور حفاظِ اسلام کی پیروی میں کیا گیا ہے"۔ اتنی نسبتوں پر ایک اور نسبت بھی ہے، وہ یہ کہ احادیثِ پاک کی مذکورہ بالا بشارت کو پانے کے لیے موضوع قرآنِ حکیم کا اختیار کیا گیا جس کا تعلق حدیثِ رسول، ذاتِ رسول، خدائے رسول اور امتِ رسول ہر ایک سے یکساں ہے۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے۔ آمین

مشہور بات ہے کہ چالیس احادیث جمع کرنے کی فضیلت والی حدیث ضعیف ہے توامام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کے ضعف کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال . . . ومع هذا فليس اعتمادي على هذا الحديث، بل على قوله ﷺ في الأحاديث الصحيحة: «ليبلغ الشاهد منكم الغائب»، وقوله ﷺ: «نضر الله امرأً سمع مقالتي فوعاها فأدّاها كما سمعها». "تحقیق علما میں فضائلِ اعمال کے باب میں حدیثِ ضعیف پر عمل کے جواز پر اتفاق پایا جاتا ہے، البتہ اس کے باوجود میرا اعتماد صرف اسی ایک حدیث پہ نہیں ہے بلکہ احادیثِ صحیحہ میں سے میرا اعتقاد: ان روایات پر ہے جن کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: «لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ». "چاہیے کہ موجود: غائب کو پہنچادے"۔ «نَضَّرَ اللهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا، فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا». "اللہ تعالیٰ اسے سرسبز وشاداب رکھے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے"۔ پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتب کے چہرے کو شاداب رکھیں اور ان کی پہنچائی ہوئی احادیث پر ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

صوفی جمیل الرحمٰن عباسی

ناظمِ شعبۂ تحقیق و تصنیف، فقہ اکیڈمی

الحمد لله و الصلاة والسلام على رسوله المجتبى

كتابُ الأربعينَ في فضائلِ القرآنِ

فضيلةُ قِراءَةِ القرآنِ

1. عَنْ أميرِ المؤمنينَ أبي حفصٍ عمرَ بنِ الْخطّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يقول: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

2. عَنْ عائشةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ». (متفق عليه)

- عن عثمانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَال: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». (رَواهُ الْبُخَارِيُّ)
- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ الله اسْتَقْبَلَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَضْحَكُ فِي وَجْهِهِ». (رَوَاهُ

الطَّبَرَانِيُّ، قال الهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ)

3. عن أبي أمامةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ. اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا. اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ». (رَواهُ مُسْلِمٌ)

4. عن عبدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ، كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا». (رواهُ أحمدُ وَالتِّرمِذِيُّ وأبو داوُدُ وَالنَّسَائِيُّ)

5. عن مُعاذٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أن رسولَ الله ﷺ قال: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا؟». (رواه أحمد وأبو داود)

6. عنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قال: قال رسولُ الله ﷺ:«إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ، كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ:«كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ». (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

7. عن قتادةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: سُئِلَ أنسٌ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺفقال: كانَتْ مَدًّا مَدًّا. ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسمِ الله و يَمُدُّ بالرحمنِ و يَمُدُّ بِالرحيم. (رواه البخاري)

8. عن عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ و كانت له صحبةٌ قال: قال رسولُ الله ﷺ:«يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ، لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ، وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ، وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

● عن أَنَسِ بن مالكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قال رسولُ الله ﷺ:«إِنَّ للهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ» قالوا: يا رسولَ اللهِ! مَنْ هُمْ؟ قالَ: «هُمْ أَهْلُ القرآنِ، أَهْلُ اللهِ وخاصَّتُهُ». (سُنَنُ ابْنِ مَاجَهْ)

9. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:هَذَا الْقُرْآنُ مَأْدُبَةُ الله، فَمَنِ

اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ الله شَيْءٌ، وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ الله شَيْءٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا عَامِرَ لَهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ يَسْمَعُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيدَ، وَرِجَالُ هَذِهِ الطَّرِيقِ رِجَالُ الصَّحِيحِ)

- عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ، أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ، فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ، وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! نُحِبُّ ذَلِكَ! قَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ! وَثَلَاثٌ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ! وَأَرْبَعٌ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ! وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ». (رواه مسلم)

- عنِ ابْنِ عباسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالبَيْتِ الخَرِبِ». (رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح)

10. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي مِسْكِينٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ.فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِزَوْجِهَا: «أَتَقْرَأُ مِنْ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟». قَالَ: أَقْرَأُ سُورَةَ كَذَا وَسُورَةَ كَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:«بَخٍ بَخٍ، زَوْجُكِ غَنِيٌّ» .فَانْزَيَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ثُمَّ أَتَتْ رَسُولَ الله ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ الله! قَدْ بَسَطَ الله عَلَيْنَا رِزْقَنَا. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ: حُيَيٌّ، وَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ، وَفِيهِ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ)

- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ! اشْتَرَيْتُ مِقْسَمَ بَنِي فُلَانٍ، فَرَبِحْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ رِبْحًا؟».قَالَ: وَهَلْ يُوجَدُ؟.قَالَ:«رَجُلٌ تَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ». فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَتَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ)

11. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ:مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَه. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ)

12. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ:مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ، فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِين. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيدَ، وَرِجَالُ أَحدِهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ)

13. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ:يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحمَنِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا؟. فَقَالَ:ذَاكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ. فَأُتِيَ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ وَذُهِّبَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ:إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلَاوَتُهُ فِي الْحَقِّ. (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ)

14. عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قال:«مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِه».(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

- عن البَرَاءِ بْنِ عازبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ:«زَيِّنُوا الْقرآنَ بِأَصْوَاتِكُم».(رواهُ أحمدُ وأبو داودُ وَابْنُ مَاجَهْ والدَّارِميُّ)

- عن البراءِ بْنِ عازبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:«حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا». (رواه الدارمي)

• وعن طاوُوسٍ رَحِمَهُ اللهُ مُرْسَلًا قال: سُئِلَ النبيُ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً؟ قَالَ: «مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللهَ». (رواه الدارمي)

• عَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:«إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوْا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا». (رواهُ ابْنُ مَاجَهْ)

فضيلةُ قِراءةِ السُّوَرِ وَ الآياتِ الْمُخْتَلِفَةِ

15. عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: وقَرَأَ عليه أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُمَّ الْقُرْآنِ فقال:«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا، إِنَّهَا لَهِيَ السَبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». (مُسْنَدُ أَبي يَعْلَى)

• عن عبدِ الْمَلِكِ بنِ عُمَيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». (رواه الدارمي)

16. عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ. فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ». قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ. فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ. وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ. فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ. فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ. وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ. فَيُعْطَى الْمُلْكُ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا. فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِينَا هَذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا. فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا». (رواه أحمد)

- عن أبي هريرةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ». (رواه مسلم)

17. عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ حم الْمُؤْمِنَ إِلَى ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ [غافر: 3] وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يصْبِحَ». (رواه الترمذي والدرامي وقال الترمذي هذا حديث غريب)

- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرَى». (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. قال الهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ)

- عن أبي أُمامةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ». (سُنَنُ النَّسَائِي)

- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قال رسولُ اللهِ ﷺ: «أَبَا الْمُنْذِرِ! أَيَّةُ آيَةٍ مَعَكَ أَعْظَمُ مِنْ كِتَابِ اللهِ؟». قَالَ: قُلْتُ ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾. قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي فَقَالَ: «لِيَهْنِ الْعِلْمُ لَكَ أَبَا الْمُنْذِرِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لِهَذِهِ الْآيَةِ لِسَانًا، وَشَفَتَيْنِ

تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

18. عن جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أنّ رسول الله ﷺ قال: «إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ، فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ، وَقُرْآنٌ، وَدُعَاءٌ».

(رواه الدرامي مرسلا)

19. عن عثمانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ. (رواه الدارمي)

20. عن كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: «اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ». (رواه الدرامي مرسلا)

21. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

(رواه مسلم)

- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». (رواه أحمد)
- عن أبي سعيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (مُسْتَدْرَكُ حَاكِمٍ، صَحِيْحُ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ)

- عن أبي الدرداءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ:«مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». (رواه الترمذي وقال : هذا حديث حسن صحيح)

22. عَنْ عَبْدِ الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أُذُنِ مُبْتَلًى، فَأَفَاقَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ الله ﷺ: «مَا قَرَأْتَ فِي أُذُنِهِ؟». قَالَ: قَرَأْتُ ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا﴾، حَتَّى فَرَغَ آخِرَ السُّورَةِ، فَقال رسولُ الله ﷺ : «لَوْ أَنَّ رَجُلًا مُوقِنًا قَرَأَ بِهَا عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ». (رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَفِيهِ ضَعْفٌ وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ)

23. عن أبي هريرةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ:«إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ ﴿طه﴾ وَ ﴿يس﴾ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ، قَالَتْ: طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا، وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا، وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا». (رواه الدارمي)

24. عن أنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ القُرْآنِ ﴿يس﴾. وَمَنْ قَرَأَ﴿يس﴾كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ القُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ». (رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديثٌ غريبٌ)

- عن عَطَاءِ بن أبي رباحٍ رَحِمَهُ اللهُ قال: بَلَغَنِي أَنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «مَنْ قَرَأَ ﴿يس﴾ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ». (رواه الدارمي مرسلا)

- عَنْ مَعْقِلِ بنِ يسارٍ المُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال: «مَنْ قَرَأَ﴿يس﴾ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَؤُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

25. عن أبي هريرةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ». (رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب)

26. عن عليٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ وَ عُرُوْسُ الْقُرْآنِ ﴿الرَحْمٰنُ﴾». (رواه البيهقي

في شعب الإيمان)

27. عنِ ابنِ مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا». وَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتَهُ يَقْرَأْنَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

28. عنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أنَّ النبيَّ ﷺ كان يَقْرَأُ الْمَسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُوْلُ: «إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ».

(رواه الترمذي وأبو داود)

29. عن معقل بن يسار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: «مَن قالَ حينَ يُصبِحُ ثلاثَ مرَّاتٍ: أَعوذُ باللهِ السَّميعِ العَليمِ منَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ، وقرأَ ثلاثَ آياتٍ من آخرِ سورةِ الحشرِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سبعينَ ألفَ ملَكٍ يصلُّونَ علَيهِ حتَّى يُمْسيَ، وإن ماتَ في ذلِكَ اليومِ ماتَ شَهيدًا، ومَن قالَها حينَ يُمسي كانَ بتلكَ المنزِلَةِ». (رواه الترمذي والدارمي، وقال الترمذي: هذا حديث غريب)

30. عنِ ابْنِ عباسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رسولَ اللهِ ﷺ كانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ ﴿الم تَنْزِيْلُ﴾ و ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾ وَ فِي

الْجُمُعَةِ سورةَ الْجُمُعَةِ وَ الْمُنَافِقُوْنَ. (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

31. عنْ جابرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ لا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ: ﴿آلم تَنْزِيْل﴾ و﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. (رواه أحمد والترمذي والدارمي، وقال الترمذي: هذا حديث صحيح)

- عن أبي هريرةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾». (رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه)

32. عن عليٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ هَذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾. (رواه أحمد)

33. عنِ ابنِ عمرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «أَلَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟». قَالُوا: و مَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟. قالَ: «أَمَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

34. عن ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وأنسِ بنِ مالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالا: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ: « ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ تَعدِلُ نِصْفَ القرآنِ،

و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تعدِلُ ثُلُثَ القرآنِ و ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تعدِلُ رُبْعَ القُرآنِ». (رواه الترمذي)

35. عن أنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ رُبْعُ الْقُرْآنِ». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

- عن فَرْوَةَ بنِ نَوْفَلٍ عن أبيه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أنه قال: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي. قَالَ: «اِقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ». (رواه الترمذي وأبو داود والدارمي)

- عن أبي الدرداءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟». قالوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟. قال: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أحدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». (رواه مسلم)

- عن أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: إِنَّ رَجُلًا قال: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّوْرَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. قال: «إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ». (رواه الترمذي و روى البخاريُّ مَعْنَاهُ)

- عن أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً إِلَّا أَنْ

يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ». (رواه الترمذي والدارمي)

- عن أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:«مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَة مَرَّة ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: يَا عَبْدِي! اُدْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ». (رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب)

- عن أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ:«وَجَبَتْ» قُلْتُ:وَمَا وَجَبَتْ؟قالَ: «الْجَنَّةُ». (رواه مالِكٌ والترمذي والنسائي)

- عن سَعِيْدِ بنِ الْمُسَيَّبِ رحمه‌الله مرسلا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: «مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بها قَصْرٌ في الجَنَّةِ، ومَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مرَّةً بُنِيَ لَهُ بِها قَصْرانِ في الجَنَّةِ، وَمَنْ قَرأَها ثَلاثِينَ مرَّةً بُنِيَ لَهُ بِها ثَلاثَةُ قُصورٍ في الجَنَّةِ». فقالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:«اللهُ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ». (رواه الدارمي)

36. عن عبدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: خَرَجْنا في ليلةِ مَطَرٍ

وظُلْمةٍ شديدةٍ نَطْلُبُ رسولَ اللهِ ﷺ، فأَدْرَكْناهُ، فقال: «قُلْ». قلتُ: ما أقولُ؟ قال: «﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ والمَعُوذَتَيْنِ، حين تُصْبِحُ وحين تُمْسِي ثلاثَ مراتٍ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ». (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي)

- عن عائشةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (متفق عليه)

مَا لا يَنْبَغي لِحامِلِ القرآن

37. عن سَعْدِ بن عُبادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ». (رواه أبو داود والدارمي)

- عنِ عبدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ الله ﷺ: «بِئْسَمَا

لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ : نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ، مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا».

(رواه مسلم)

- عَنْ عَبْدِ الله بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما، أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قال: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ». (رواه البخاري)

38. عن عِمْرانَ بْنِ حَصِيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَؤونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ». (رواه أحمد والترمذي)

- عن بُرَيْدَةَ عن أبيه رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ، لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ». (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

39. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ: قال رسولُ الله ﷺ:«مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ». (رواه الترمذي)

- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ». (رواه الترمذي)

40. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ». (رواه البخاري)

*****

قرآنِ کریم کی تلاوت کی فضیلت

۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، چنانچہ جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ وہ اسے پائے گا، یا کسی عورت کے لیے ہو، کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی جس کے لیے ہجرت کی ہو“۔ (متفق علیہ)

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ماہرِ قرآن ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو لکھنے والے اور بزرگ و نیکوکار ہیں اور وہ شخص کہ جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور قرآن پڑھنا اس کے لیے مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو ثواب ہیں“۔ (متفق علیہ)

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے یا اس کی تعلیم دے“۔ (بخاری)
- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قرآن کی ایک آیت سیکھے تو وہ آیت قیامت کے دن اس کا ایسا استقبال کرے

گی جس سے اس کے چہرے پر خوشی کے آثار صاف ظاہر ہوں گے"۔ (طبرانی)

۳ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کریم پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا اور (خاص طور پر) جگمگاتی ہوئی دو سورتیں (یعنی) سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح ظاہر ہوں گی گویا کہ وہ ابر کی دو ٹکڑیاں ہیں یا دو سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا پرندوں کی صف باندھے ہوئے دو ٹکڑیاں ہیں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی اور سورۃ البقرہ پڑھو کیونکہ اس کے پڑھنے پر مداومت کرنا برکت (نفع عظیم) ہے اور اس کو ترک کرنا (قیامت کے دن) حسرت (یعنی ندامت) کا باعث ہوگا اور جو اہلِ باطل (یعنی جادوگر وغیرہ) ہیں وہ اس کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے"۔ (مسلم)

۴ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (بہشت کے درجوں پر) چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس تیری منزل اس آخری آیت پر ہوگی جسے تو پڑھے گا"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵ حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص قرآن پڑھے اور جو کچھ اس میں مذکور ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں میں چمکنے والے آفتاب کی روشنی سے اعلیٰ ہوگی، اگر (بفرضِ محال) تمھارے گھروں میں آفتاب ہو تو خود اس شخص کا مرتبہ سمجھ سکتے ہو جس نے قرآن پر عمل کیا“۔

(مسندِ احمد، ابوداوٗد)

٦ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یاد رکھو یہ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا کہ پانی پہنچنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہے“، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! اس کی جِلا کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا“۔ (بیہقی)

٧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے کہا کہ آپ کی قراءت درازی کے ساتھ ہوتی تھی۔ پھر انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر بتایا کہ اس طرح بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے تھے، رحمٰن کو دراز کرتے تھے، اور رحیم کو بھی درازی سے پڑھتے تھے“۔ (بخاری)

٨ حضرت عبیدہ مُلیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے اہلِ قرآن! قرآن کو تکیہ نہ بنالو (یعنی پسِ پشت نہ ڈال دو) اور رات دن (اسے) پڑھتے رہا کرو جیسا کہ اس کو پڑھنے کا حق ہے، قرآن کو ظاہر کرو اسے خوش آوازی کے ساتھ پڑھو (اس کی بنیاد پر خود کو غنی سمجھو)، جو کچھ اس میں مذکور ہے اس میں غور و فکر کرو تاکہ تمھارا مطلوب (آخرت) حاصل ہو اور اس کا ثواب حاصل کرنے میں جلد بازی نہ کرو (یعنی دنیا ہی میں اس کا اجر حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو) کیونکہ آخرت میں اس کا بڑا اجر ہے"۔ (بیہقی)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں بعض اللہ والے بھی ہوتے ہیں"، پوچھا گیا: یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن پڑھنے والے، وہی اللہ والے ہیں اور اللہ کے خاص بندے ہیں"۔ (ابنِ ماجہ)

۹ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "یہ قرآن اللہ رب العزت کا دسترخوان ہے پس جو شخص استطاعت رکھتا ہو کہ اس میں سے کچھ سیکھے تو وہ سیکھ لے کیوں کہ خیر سے خالی ہیں وہ گھر جن میں کتابُ اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو اور وہ گھر جس میں کتابُ اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو وہ اس ویران گھر کی مانند ہے جس میں کوئی عمارت نہ ہو اور بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں وہ سورۃ البقرۃ سنتا ہے"۔ (طبرانی)

• حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہ وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے بڑے بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟“، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے، یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے بہتر ہے اور چار چار سے بہتر ہے اس طرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے“۔ (مسلم)

• حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کا دل قرآن سے خالی ہو تو وہ (یا اس کا دل) ویران گھر کی طرح ہے“۔

(ترمذی، دارمی)

١٠ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میرا شوہر مسکین ہے، وہ کسی چیز پر قادر نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے شوہر سے کہا: ”کیا تم قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو؟“۔ انھوں نے کہا: میں

فلاں فلاں سورت پڑھتا ہوں، تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''واہ واہ! تمھارا شوہر تو مال دار ہے''۔ اس عورت نے اپنے شوہر کو قبول کر لیا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ نے ہم پر ہمارا رزق کشادہ فرمادیا۔ (طبرانی)

- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے بنی فلاں کا ایک حصہ خریدا مجھے اس میں اتنا اتنا نفع ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ نفع والی چیز نہ بتاؤں؟ اس نے کہا: کیا اس سے زیادہ بھی نفع والی کوئی چیز ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی جو دس آیات سیکھے (وہ اس نفع سے زیادہ نفع رکھنے والا ہے)''، پس وہ آدمی چل پڑا اور اس نے دس آیات سیکھیں اور پھر حضور اکرم ﷺ کے پاس آکر ان کو اطلاع دی۔ (طبرانی)

۱۱ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ جاننا پسند کرے کہ اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے (یا نہیں) تو وہ غور کرے، پس اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ) وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے''۔ (طبرانی)

۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص علم حاصل کرنے

کا ارادہ کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ قرآن کے معنی کا علم حاصل کرے کیونکہ اس میں اولین اور آخرین کا علم موجود ہے"۔ (طبرانی)

۱۳ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور کہا اے عبد الرحمٰن! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو الٹا قرآن پڑھتا ہے؟ فرمایا: "اس کا دل الٹا ہے"۔ پھر ایک مصحف لایا گیا جو بہت مزین تھا اور سونے سے آراستہ تھا تو حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "سب سے بہترین چیز جس سے قرآن کو مزین کیا جائے وہ اس کی درست تلاوت کرنا ہے"۔ (طبرانی)

۱۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جس طرح پسندیدگی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سنتا ہے جب کہ وہ قرآن کریم کو خوش گوئی کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح کوئی اور آواز نہیں سنتا"۔ (مسلم)

● حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کو اپنی آواز کے ذریعے زینت دو"۔ (مسندِ احمد، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، دارمی)

● حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کو اپنی اچھی آواز یعنی ترتیل و خوش آوازی کے ساتھ پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن زیادہ کرتی ہے"۔ (دارمی)

- حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: قرآن پڑھنے میں کون شخص سب سے بہتر ہے آواز اور قراءت کے اعتبار سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص کہ جس کو تم پڑھتے ہوئے سنو تو تمھارا گمان ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے“۔ (دارمی)

- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ”یہ قرآن ایک غم (اور فکرِ آخرت) لے کر اترا ہے، لہذا جب تم تلاوت کرو تو رو (اور آخرت کی فکر میں میں غمگین ہو جاؤ) اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعدِ تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں“۔ (ابنِ ماجہ)

مختلف سورتوں اور آیات کی قراءت کی فضیلت

۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضورِ اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ نے نہ ہی تورات میں نہ ہی انجیل میں نہ ہی زبور میں اور نہ ہی فرقان میں اس جیسی کوئی آیت نازل کی، یہ دہرائی

جانے والی سات آیات ہیں اور قرآنِ عظیم ہیں جو مجھے دی گئی ہیں"۔ (مسندِ ابی یعلیٰ)

- حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورۃ الفاتحہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے"۔ (دارمی)

۱۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورۃ البقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور اہلِ باطل اس کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے"، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: "سورۃ البقرہ اور آلِ عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں سائبانوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے جو لاغر آدمی کی طرح ہوگا ملے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا کہ میں تمھیں نہیں پہچانتا، قرآن کہے گا کہ میں تمھارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمھیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا، ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے آج تم بھی اپنی تجارت کے پیچھے ہوگے، چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں حکومت اور بائیں ہاتھ میں دوام دے دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسے

جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے، اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے ؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمھارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے، پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا اور جنت کے درجات اور بالاخانوں پر چڑھنا شروع کر دو، چنانچہ جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ تیزی کے ساتھ پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر"۔ (مسندِ احمد)

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ (یاد رکھو) شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے"۔ (مسلم)

۱۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت حٰم (یعنی) سورۃ المومن (کے آغاز) سے اِلیہ المصیر تک (تین آیات) اور آیت لکرسی پڑھے تو وہ ان کی برکت سے شام تک (ظاہری و باطنی آفات و بلاؤں) سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھے تو وہ ان کی برکت کی وجہ سے صبح تک حفاظت میں رہتا ہے"۔ (ترمذی، دارمی)

- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اگلی فرض نماز تک اللہ تعالیٰ کی ذمے داری میں آگیا''۔ (طبرانی)

- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے''۔ (نسائی)

- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سوال کیا: ''اے ابو منذر! کتاب اللہ میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے''؟ حضرت اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: ﴿ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ (آیت الکرسی) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور کہا: ''اے ابو منذر! تمھیں علم مبارک ہو''، پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اور یہ عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہوگی''۔ (بیہقی)

۱۸ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کو دو آیتوں (یعنی اٰمن الرسول سے آخرت تک) پر ختم فرمایا ہے، یہ دو آیتیں مجھے اس خزانے سے عطا فرمائی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے

لہٰذا ان آیتوں کو تم سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آیتیں رحمت ہیں (خدا کے قرب) کا ذریعہ ہیں اور تمام دینی و دنیاوی بھلائیوں کے حصول کے لیے دعا ہیں"۔ (دارمی)

۱۹ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات میں آلِ عمران کا آخری حصہ پڑھے تو اس کے لیے قیام اللیل (یعنی شب بیداری) کا ثواب لکھا جاتا ہے"۔ (دارمی)

۲۰ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعے کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو"۔ (دارمی)

۲۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سورۃ الکہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا"۔ (مسلم)

- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھ لیں وہ دجال سے بچا لیا گیا"۔ (مسندِ احمد)

- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جمعے کے دن سورۃ الکہف پڑھتا ہے تو اس کے لیے (یعنی اس کے دل میں ایمان و

ہدایت کا) نور دوسرے جمعے تک روشن رہتا ہے"۔ (حاکم)

- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی تین آیات پڑھ لیں وہ فتنۂ دجال سے بچالیا گیا"۔ (ترمذی)

۲۲ حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کسی بیمار کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ٹھیک ہوگیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا"؟ تو انھوں نے فرمایا: میں نے ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا﴾ (سورۃ المومنون کی آیت) سورت کے آخر تک پڑھی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی یقین والا آدمی ان آیات کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی ہل جائے"۔ (مسندِ ابی یعلیٰ)

۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰسین پڑھی، جب فرشتوں نے قرآن (یعنی ان دونوں سورتوں کا پڑھنا) سنا تو کہنے لگے کہ خوش بختی ہو اس امت کے لیے جس پر یہ قرآن (یعنی دونوں سورتیں) اتاری جائیں گی، خوش بختی ہو ان دلوں کے لیے جو انھیں قبول کریں گے (یعنی ان

کو یاد کریں گے اور ان کی محافظت کریں گے) اور خوش بختی ہو ان زبانوں کے لیے جو انھیں پڑھیں گی"۔ (دارمی)

۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے، جو شخص یٰسین پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے کی وجہ سے (اس کے نامۂ اعمال میں) دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے"۔ (ترمذی، دارمی)

- حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص دن کے ابتدائی حصے میں سورۃ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی (دینی و دنیوی) حاجتیں پوری کی جاتی ہیں"۔ (دارمی)

- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ رب العزت کی رضا و خوشنودی کی طلب میں سورۃ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کے وہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں جو اس نے پہلے کیے ہیں لہٰذا اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھو"۔ (بیہقی)

۲۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جمعے کی رات میں حٰمٓ الدخان (یعنی سورۃ الدخان) پڑھتا ہے اس کی بخشش کی

جاتی ہے"۔ (ترمذی)

۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے اور قرآن کریم کی زینت سورۃ الرحمٰن ہے"۔ (بیہقی)

۲۷ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص شب میں سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے وہ کبھی بھی فاقے کی حالت کو نہیں پہنچتا"، حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ہر شب میں یہ سورت پڑھا کریں۔ (بیہقی)

۲۸ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات (یعنی وہ سورتیں جو سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ سے شروع ہوتی ہیں) پڑھتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کہے: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ تعالیٰ کی جو سننے والا جاننے والا ہے پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے) اور پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں (یعنی ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعیّن کرتا ہے جو اس کے لیے شام تک خیر و بھلائی کی توفیق کی دعا مانگتے ہیں اور اس کے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اگر وہ شخص اس دن میں مر جاتا ہے تو شہادت کی موت پاتا ہے اور جو شخص اس (مذکورہ تعوذ) کو اور ان آیتوں کو شام کے وقت پڑھے تو اس صبح تک یہ (مذکورہ بالا سعادت حاصل ہوتی ہے)"۔ (ترمذی، دارمی)

۳۰ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن نمازِ فجر میں الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ (سورۃ الدہر) اور جمعے کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھتے تھے"۔ (بیہقی)

۳۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الم تنزیل (یعنی) سورۃ السجدہ اور ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (سورۃ الملک) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے"۔ (مسندِ احمد، ترمذی، دارمی)

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں، اس سورت نے ایک شخص کی

شفاعت کی یہاں تک کہ اس کی بخشش کی گئی اور وہ سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (یعنی سورۃ الملک) ہے"۔ (مسندِ احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ)

۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت یعنی ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کو بہت محبوب رکھتے تھے"۔ (مسندِ احمد)

۳۳ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے"، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کون شخص اس بات پر قادر ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیشہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھتا رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا کوئی شخص اس بات پر قادر نہیں ہوسکتا کہ وہ روزانہ ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھ لیا کرے"۔ (بیہقی)

۳۴ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورت ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ (یعنی سورۃ الزلزال) آدھے قرآن کے برابر ہے، سورت قل ھو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورت ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ چوتھائی قرآن کے برابر ہے"۔ (ترمذی)

۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿إِذَا

جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ﴾ (سورۃ النصر) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے"۔ (بیہقی)

- حضرت فروہ بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ مکرم سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز (یعنی آیت یا سورت) سکھلا دیجیے جسے میں اپنے بستر پر جاکر (یعنی سونے سے پہلے) پڑھ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ﴾ پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بیزاری ہے (لہذا اسے پڑھ کر سوگے اور مروگے تو توحید پر مروگے)"۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟"۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تہائی قرآن کیسے پڑھا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورت ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے (جس شخص نے رات میں یہ سورت پڑھ لی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا)"۔ (مسلم)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس سورت ﴿ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ﴾ سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمھاری اس سورت سے محبت تمھیں جنت میں لے جائے گی"۔ (ترمذی)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہر روز دو سو (۲۰۰) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو اس (کے نامۂ اعمال میں) سے پچاس برس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں الّا یہ کہ اس پر دَین (قرض) ہو"۔ (ترمذی، دارمی)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا، پھر سو مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میرے بندے اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا"۔ (ترمذی)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا: "(اس کے لیے) واجب ہو گئی"؟ میں نے عرض کیا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا: "جنت"۔ (مؤطا امام مالک، ترمذی، نسائی)
- حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سورت ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (یعنی سورۂ اخلاص) دس بار پڑھے تو اس کی وجہ سے جنت میں اس کے لیے ایک محل بنایا جاتا ہے، جو شخص اس کو بیس مرتبہ پڑھے تو اس کی وجہ سے جنت میں اس کے لیے دو محل بنائے

جاتے ہیں اور جو شخص اس کو تیس مرتبہ پڑھے تو اس کی وجہ سے جنت میں اس کے لیے تین محل بنائے جاتے ہیں"۔ (یہ سن کر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول پھر تو اب ہم (جنت میں) اپنے بہت زیادہ محل بنالیں گے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (کی عطا) اس سے بھی بہت زیادہ فراخ ہے"۔ (دارمی)

۳۶ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سخت اندھیری اور بارش کی رات میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھتے ہوئے نکلے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے، ہم بھی آپ کو ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں) چنانچہ ہم نے آپ کو پا لیا، آپ نے (اس وقت) فرمایا: "پڑھو" میں نے عرض کی کہ کیا پڑھوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ لیا کرو یہ تمھیں ہر چیز سے کفایت کریں گی (یعنی ہر آفت وبلا کو دفع کریں گی)"۔ (ترمذی، ابوداوٗد، نسائی)

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات میں جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو (سونے سے پہلے) اپنے دونوں ہاتھ ملا کر

ان پر دم کرتے اور پھر ان پر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا پھیرتے پہلے آپ ﷺ ہاتھ پھیرنا اپنے سر، منھ اور بدن کے آگے کے حصہ سے شروع کرتے (اس کے بعد بدن کے دوسرے حصوں پر پھیرتے)، آپ ﷺ یہ عمل (یعنی پڑھنا، دم کرنا اور بدن پر دونوں ہاتھوں کا پھیرنا) تین مرتبہ کرتے تھے"۔ (متفق علیہ)

وہ کام جو صاحبِ قرآن کے شایانِ شان نہیں

۳۷ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرآنِ کریم پڑھ کر بُھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو گا"۔ (ابوداؤد، دارمی)

● حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص کے لیے یہ بات بری ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ اس طرح کہے کہ بھلا دیا گیا۔ اور قرآنِ کریم برابر یاد کرتے رہا کرو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے رسی سے کھل جانے والے اونٹ سے بھی زیادہ

جلدی نکل جاتا ہے (یعنی جس طرح جانور موقع پاتے ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح قرآن بھی ادنیٰ سی غفلت پر سینے سے نکل جاتا ہے)"۔ (مسلم)

- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صاحبِ قرآن (قرآن پڑھنے والے) کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی سی ہے اگر وہ اس اونٹ کی خبر گیری کرتا ہے تو وہ بندھا اور رُکا رہتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ جاتا رہتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن کریم برابر نہ پڑھے اور یاد نہ کرتا رہے تو قرآن اس کے سینے سے نکل جاتا ہے"۔ (مسلم)

۳۸ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا، پھر اُس نے اِن سے کچھ مانگا (یعنی بھیک مانگی) تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے إِنَّا لِلّٰه وَإِنَّا إِلَيه رَاجِعُون پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ سے سوال کرے، اس لیے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے"۔ (ترمذی)

- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے اُن کے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں

کامال کھائے، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا، اس پر گوشت نہیں ہوگا"۔ (بیہقی)

۳۹ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرلے"۔ (ترمذی)

● حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن میں (اپنی طرف سے) کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو تب بھی اس نے غلطی کی"۔ (ترمذی)

۴۰ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندہ دوزخیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے اور بندہ جنتیوں والے عمل کرتا ہے جبکہ درحقیقت وہ جہنمی ہوتا ہے اور اعمال کا مدار خاتمے پر ہے"۔ (بخاری)

تقبل الله منا ومنكم صالح الأعمال.

*****

اقبال اور قرآن

آں کتابِ زندہ، قرآنِ حکیم
حکمتِ او لا یزال است و قدیم

تمھارا دستور وہ کتابِ زندہ قرآنِ حکیم ہے، جس کی حکمت؛ دائمی اور قدیم ہے

نسخۂ اَسرارِ تکوینِ حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

اس میں زندگی کے وجود پذیر ہونے کے راز ہیں، کمزور اس کی قوت سے ثبات پکڑتے ہیں

حرفِ او را ریب نے، تبدیل نے
آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

اس کے حروف میں نہ شک کیا جاسکتا ہے نہ تبدیلی، اس کی آیات تاویل (باطل) کی متحمل نہیں ہوسکتیں

نوعِ انساں را پیامِ آخریں
حاملِ او رحمۃ للعالمین

یہ نوعِ انساں کے لیے خدا کا آخری پیغام ہے، اس کو لانے والے رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں

رہزناں از حفظِ او رہبر شدند
از کتابے صاحبِ دفتر شدند

اس کتاب نے راہزنوں کو رہبر بنادیا، اس ایک کتاب سے انھوں نے علوم کی کتابیں تیار کرلیں

بندۂ مومن ز قرآں بر نخورد
در ایاغِ او نہ مے دیدم، نہ دُرد

بندۂ مومن نے قرآن سے فائدہ نہیں اٹھایا، اس کے پیالے میں نہ میں نے شراب دیکھی نہ تلچھٹ

جز بہ قرآں ضیغمی روباہی است
فقرِ قرآں اصلِ شاہنشاہی است

قرآن کے بغیر شیری بھی لومڑی پن ہے، قرآن کا فقر ہی اصل شہنشاہی ہے

فقرِ قرآں اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل ندیدم جز بہ ذکر

قرآن کا فقر ذکر و فکر کا اختلاط ہے، میں نے فکر کو بغیر ذکر کے کامل نہیں دیکھا

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

جو کچھ میرے دل میں ہے صاف صاف بیان کرتا ہوں، یہ محض ایک کتاب نہیں، کوئی اور ہی چیز ہے

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود

جب یہ قرآن جسم میں اترتا ہے تو جسم بدل جاتا ہے، اور جسم بدل جائے تو پورا جہان بدل جاتا ہے

خوار از مہجورئ قرآں شدی
شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی

تو قرآن کو چھوڑنے کے سبب ذلیل و خوار ہے، تو بلا وجہ گردشِ زمانہ کا شکوہ کرتا ہے

اے چو شبنم بر زمیں افتندہ ئی
در بغل داری کتابِ زندہ ئی

اے شبنم کی طرح زمین پر گرنے والے، تیرے پاس ایک کتابِ زندہ ہے اس سے سبق لے

اے کہ می نازی بہ قرآنِ عظیم
تا کجا در حجرہ ہا باشی مقیم؟

اے! کہ جو قرآنِ کریم پر نازاں ہے، تو کب تک حجروں میں مقیم رہے گا؟

در جہاں اسرارِ دیں را فاش کن
نکتۂ شرعِ مبیں را فاش کن

حجرے سے باہر نکل، اور دنیا پر دین کا راز فاش کردے، نکتۂ شرعِ مبین دنیا پر ظاہر کردے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

* * * * *